رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

ہفتہ میں دوبار شائع ہوتا ہے

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دے گا۔ (الہام مسیح موعود)

الفضل

بمعہ محصول غیر ممالک سے سات روپے

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہونچاؤں گا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

جلد ۴ | ۱۳ر جنوری ۱۹۱۷ء | شنبہ | مطابق ۱۸ ربیع الاول ۱۳۳۵ ھجری | نمبر ۵۵

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت اولوالعزم خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی طبیعت ابھی تک صاف نہیں ہوئی۔ کھانسی اور زکام کی شکایت بدستور ہے۔ ۱۱ر جنوری ۱۹۱۷ء کو حضور کی آنکھوں کا ڈاکٹری ملاحظہ جناب ڈاکٹر عباد اللہ صاحب امرتسری نے کیا۔ کیونکہ حضور کی آنکھیں بوجہ کثرت کار بیمار رہتی ہیں۔ احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ حضور کو کلی صحت بخشے۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح اول رض میں خدا کے فضل سے ہر طرح سے خیریت ہے۔

اخبار احمدیہ

گوکھروال میں تبلیغ

برادر فضل الرحمن صاحب گوکھروال سے لکھتے ہیں کہ میں جلسے سے واپس جا کر جو گیا جناب حافظ غلام رسول صاحب سے درخواست کی گئی تھی۔ کہ آپ ہمارے گاؤں میں ایک دفعہ وعظ کریں۔ چنانچہ حافظ صاحب نے وہاں ایک جامع وعظ کیا۔ غیر احمدیوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ اور ایک صاحب سید عابد حسین نے بیعت بھی کی۔ خدا تعالیٰ انکو استقامت دے۔ آمین۔

ایک نیم پادری سے مباحثہ

برادر مولوی عبد الرحمن صاحب حیدر آباد سے لکھتے ہیں کہ ایک پنشن یافتہ فوجی افسر نیم پادری سے ملاقات ہوئی۔ اس نے کئی ایک مذاہب کا مطالعہ کیا ہے۔ احمدیت کے نام سے واقف تھا مگر لٹریچر نہیں دیکھا۔ اس سے مختلف مضامین پر بات چیت ہوئی وفات مسیح کا ذکر آیا۔ جب میں نے انجیل سے اسبات کا ثبوت دیا کہ حضرت مسیح صلیب پر نہیں فوت ہوئے۔ اور ہاتھوں کے زخموں اور شاگردوں سے ملکر مچھلی کھانے کا پتہ بتایا۔ تو حیران سا ہو گیا۔ اور اپنے ہاتھ سے اپنا پتہ لکھ کر مجھے دیا۔ اور آیندہ ہمارا لٹریچر کے دیکھنے کی خواہش کی۔

پیغامی لٹریچر کی مضرت احمدیت کی تبلیغ میں

برادر بابو محمد انیس صاحب شرقی افریقہ سے ایک شخص کی نسبت لکھتے ہیں کہ اسکو تبلیغ کی گئی۔ قریب تھا کہ بیعت کرے۔ مگر اس نے پیغامی لٹریچر جو دیکھا۔ تو حضرت مسیح موعود کی صداقت میں اس کو تردد پیدا ہو گیا۔ اب وہ حضرت مسیح موعود کی جماعت میں داخل ہونا ضروری جانتا ہے۔ اور نہ غیر احمدی امام کے پیچھے نماز پڑھنا چھوڑنا چاہتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہمارے بھولے ہوئے بھائیوں کو ہدایت دے کہ ایک وقت وہ حضرت مسیح موعود کی صداقت کی تائید کا موجب تھے لیکن آج انکی زبان و قلم سے آپکی تردید ہو رہی ہے۔

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپا)

درخواست دُعا

برادر بابو غلام رسول صاحب سب اورسیر ضلع ملتان اور مولوی عبدالحلیم صاحب کنگ مخالفین کی شرارت سے محفوظ رہنے کے لئے دُعا کے خواستگار ہیں۔ احباب دُعا کریں ❊

نماز جنازہ

برادر سید صاحب احمدی مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ سے اپنے بھائی رستا احمدی کی اور برادر غلام قادر صاحب احمدی گوکھووال ضلع لائل پور سے اپنی اہلیہ جو ایک مخلص احمدی خاتون تھیں۔ فوت ہونے کی اطلاع دیتے ہیں۔ احباب مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں ❊

انجمن ترقی اسلام کی تبلیغی رپورٹ

جناب چودہری فتح محمد صاحب ایم اے نے مندرجہ ذیل رپورٹ برائے اشاعت بھیجی ہے۔

احمدی احباب کو اسبات کا علم ہو گا کہ جلسہ کے ایام میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے ارشاد کے ماتحت اعلان کیا گیا تھا۔ کہ ہمیں علاوہ ان مستقل مبلغین کے جن کے اخراجات کی کفیل انجمن ترقی اسلام ہے ایسے مبلغین کی بھی ضرورت ہے جو آنریری طور پر خدا کی رضا کے لئے اپنا قیمتی وقت خرچ کر کے ہمیں اس کام میں مدد دیں۔ اور تبلیغ اسلام میں جسقدر کوشش ممکن ہو سکے کریں۔ اور ہمیں کامل یقین تھا۔ کہ اس صدا پر لبیک کہنے کے لئے احمدی جماعت تیار ہو گی۔ کیونکہ اس زمانہ میں خدا تعالےٰ کا یہی منشاء معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اس خدمت کو اس قوم سے لے۔ چنانچہ ہم اسبات پر فخر کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ ہماری جماعت کے بعض افراد نے خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے عملی رنگ میں اس کام میں ہماری مدد کرنے کا تہیہ کر لیا ہے اور اپنی تبلیغی کوششوں سے لوگوں کو مستفید کر رہے ہیں اور ہم امید رکھتے ہیں کہ آیندہ بھی انشاء اللہ احباب اس نیک کام میں حصہ لیتے رہینگے۔ اور اپنی کارروائی کی اطلاع حضرۃ خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے حضور بھیجتے رہینگے تاکہ خصوصیت سے حضور ان کو اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں۔ اسوقت ہم اُن احباب کی مختصر سی رپورٹ شائع کرتے ہیں جو انہوں نے الفضل ہی میں ارسال فرمائی ہے تا دوسرے دوستوں کے لئے تحریک کا موجب ہو ❊

(۱) مولوی محمد علی صاحب ساکن مُرید کے ضلع گوجرانوالہ نے بڑی محنت اور کوشش سے ایک مُردہ گاؤں کو از سر نو زندہ کیا ہے اور ان لوگوں میں زندگانی کی تازہ رُوح پھونکی ہے۔ نیز چندہ کی ایک معقول رقم بھی بھیجی ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء ❊

(۲) حکیم احمد الدین صاحب ساکن شاہدرہ نے ایک تبلیغی دورہ کیا۔ اور بستی وریام میں خاص طور سے تبلیغ احمدیت کی۔ جزاہ اللہ ❊

(۳) انجمن خادم الاسلام جس کی بُنیاد ضلع جالندہر اور ہوشیارپور کے جوشیلے احمدی احباب نے رکھی ہے۔ اور جو اسوقت ان اضلاع میں بڑے زور و شور سے کام کر رہی ہے۔ اس انجمن کی طرف سے تھوڑے ہی عرصہ میں دو مُباحثے بھی ہو چکے ہیں۔ اور بفضل خدا اگر اس انجمن کی تبلیغ اسی طرح جاری رہی تو ہمیں اُمید کامل ہے کہ ان اضلاع میں بہت جلد احمدیت پھیل جائے گی۔ ہم سب دوستوں کو اس طرف توجہ دلاتے ہیں کہ وہ بھی اپنے اپنے اضلاع میں ایسی ہی تبلیغی انجمنیں بنائیں ❊

غزل

از جناب قاسم علیخان صاحب رامپوری

مئے عرفان کی جس نے پی ہی نہیں
وہ حقیقت میں آدمی ہی نہیں

عشق مولا خواہش دُنیا
انہیں ابتک کبھی بنی ہی نہیں

ناصح خشک لذت اُلفت
تجھ کو اس کی ہوا لگی ہی نہیں

جو ملامت کش جہاں نہ ہوا
اوسکو کچھ لطف عاشقی ہی نہیں

جان کھاتا ہے خون پیتا ہے
دل لگاتا ہے دل لگی ہی نہیں

سبز کیا ہو وہ خشک نخلستان
جس میں تازہ ہوا چلی ہی نہیں

کس طرح سے بنے نئی صورت
شکل اول ابھی مٹی ہی نہیں

کیوں نہ شعلہ بنے دہن میں زبان
آتش ضبط جب دبی ہی نہیں

حق پرستی کی آج ہے یہ شان
کبھی دنیا میں گویا تھی ہی نہیں

جانے کیونکر وہ قدر پیر مغان
بیعت عشق جس نے کی ہی نہیں

یار سے دُور دولت دنیا
موت ہے لطف زندگی ہی نہیں

اشک چشم انتہائے وحشت میں
کہتے ہیں یہ خوشی ہنسی ہی نہیں

دیکھ دہوکے میں آنہ دُنیا کے
یہ کسی کی کبھی ہوئی ہی نہیں

نہیں مُرسل اگر غلام احمدؑ
کوئی انسان پھر نبی ہی نہیں

جو محمدؐ نہ سمجھے احمدؑ کو
بخدا وہ محمدی ہی نہیں

ہو گیا جو کہ منکر محمود
میرے نزدیک احمدی ہی نہیں

قادیانی کے دل کی کیفیت
حق یہ ہے آپنے سُنی ہی نہیں

جنگ کی خبریں

ٹریسٹ پر ہوائی جہاز

لنڈن ۸ر جنوری۔ ایک اطالوی تار برقی اعلان مظہر ہے۔ کہ تمام محاذ پر توپ خانہ کی زبردست کارروائی ہوئی۔ ایک ہوائی جہاز نے ٹریسٹ پر پرواز کی۔ اور علاقہ مونٹ کورسٹیو میں سٹیشن نمبر سینا پر ۲۰۰ کلوگرام گولے برسائے ❊

ریگا کے قریب پیشقدمی

لنڈن ۹ر جنوری۔ ایک تار برقی خبر میں تار خبر مظہر ہے۔ کہ بھاری برفباری کے طوفان میں روسیوں نے الگزنڈے کے شمال میں جزیرہ گلاؤڈن کو واپس لے لیا۔ ڈونیا کے مغربی کنارے کے خلاف ایک کوشش ناکامیاب ہوئی۔ میدان مولڈاویا کے اندر ہیرزدک پہاڑیوں میں دشمن وادیوں کی بڑی سختی سے مدافعت کر رہا ہے۔ ہم بقدم آگے بڑھ رہے ہیں ❊

لنڈن ۹ر جنوری۔ پیٹروگریڈ روسیوں نے ایک ہزار قیدی اور بیس توپیں جس میں بھاری توپیں بھی شامل ہیں ریگا کے جنوب مغرب میں گرفتار کی ہیں ❊

مہم رومانیا

ایک روسی بے تار برقی اعلان مظہر ہے کہ ہم نے موتگا کے مغرب کی طرف دشمن کی جارحانہ کارروائی رد کر دی۔ اور دریائے ڈونیا میں ڈونسک کے شمال کی طرف ایک جزیرہ فتح کیا ہے۔ نیز ۷ کلدار توپیں اور ہنری راٹین توپیں ہمارے ہاتھ آئیں۔ ہمنے دریائے اونز کے جنوب میں حملے رد کر دئے۔ رومانوی سیاہ دریائے کازنیو پر لونیسٹی اور کاپٹیل کے مغرب میں ۶ ورسٹ پیچھے ہٹ گئی۔ ہمنے دریائے پٹنا اور دریائے سیرتھ کی لائن پر نئے مورچے بنائے ❊

لنڈن ۱۰ر جنوری۔ ٹائمز کو جاسی سے موصول شدہ ایک تار خبر مظہر ہے کہ اس امر میں شک نہیں کہ جرمنوں کا رومانیا پر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۱۳ جنوری ۱۹۱۷ء

"نئی روشنی" میں نیا شگوفہ

الفضل کی کسی گذشتہ اشاعت میں ہم نے اخبار "نئی روشنی" الہ آباد کے اس ریویو کی اصلاح کی تھی۔ جو اس نے ایک رسالہ "انبیاء کی شان" پر کیا تھا۔ ہماری اس اصلاح پر معلوم نہیں۔ ایڈیٹر صاحب نئی روشنی کیوں روشنی کو چھوڑ کر اندھیرے میں جا چھپے ہیں۔ ہاں اسقدر معلوم ہے۔ کہ ان کی یہ عادت نئی نہیں بلکہ پرانی ہے۔ چنانچہ اس سے پہلے بھی جب ہم نے ۷ر نومبر ۱۹۱۶ء کے پرچہ میں خاص طور پر انہی کو مخاطب کیا تھا۔ تو بجائے اس کے کہ وہ خود کوئی جواب دیتے۔ انہیں کسی نامہ نگار کا ہی منت کش ہونا پڑا تھا۔ اور اب بھی ایک نامہ نگار ہی کی پناہ ڈھونڈنی پڑی ہے۔ ہمیں ایڈیٹر صاحب نئی روشنی سے اس معاملہ میں خاص ہمدردی ہے۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ شیخ سعدی کے مندرجہ ذیل شعر کی حقیقت ان کے لئے بارگراں ثابت ہو رہی ہوگی کہ

حقا کہ باعقوبت دوزخ برابر است
رفتن بپائے مردی ہمسایہ در بہشت

لیکن ساتھ ہی افسوس ہے کہ جب وہ اتنا خاموشی تیم رضا کے ماتحت ہمارے دلائل کے سامنے سر تسلیم خم کر رہے ہیں۔ تو پھر کیوں دوسروں کے احسانمند ہوتے۔ اور ان کی خرافات سے اخبار کے کالم سیاہ کرتے ہیں۔ لیکن اگر روشنی کے کالم سیاہی سے ہی پُر کرنا ہے تو "نئی روشنی بک ڈپو" کی کتابوں کے اشتہار کو ہی اور وسعت دے دینی چاہیئے ۔

خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ ہمارا کام باطل کا سر کچلنا اور حق کو ظاہر کرنا ہے۔ اس لئے جو کوئی بھی باطل آرائی کرے اور حق کو چھپائے۔ اس کی اصلاح کے لئے ہم ہروقت تیار ہیں۔ اور اسی لئے نئی روشنی کے نامہ نگار صاحب کو بھی مخاطب کرتے ہیں ہمیں اس بات کا کوئی گلہ نہیں کہ نامہ نگار صاحب نے "الفضل کا جہل مرکب" عنوان جما کر اپنی جہالت کا کیوں ثبوت دیا ہے کیونکہ ۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

لیکن یہ پوچھے بغیر نہیں رہ سکتے کہ کیا "جہل مرکب" اسی کا نام ہے کہ جس کے سامنے آپ کے ایڈیٹر صاحب بھی دم بخود ہیں۔ اور پھر آپ خود بھی ہمارے اس مضمون کا ابھی تک کوئی جواب نہیں دے سکے جس میں ہم نے خاص طور پر آپ ہی کو مخاطب کیا تھا ۔

معلوم ہوتا ہے۔ یہ مضمون لکھتے وقت آپ کو پہلی ندامت اور شرمندگی ضرور یاد تھی۔ جبھی تو آپ نے عذر گناہ بدتر از گناہ کی مثل کو تازہ کرتے ہوئے "بہت ممکن تھا کہ میں اس مضمون کی تردید کرتا۔ مگر مجھ کو خموشی سے زیادہ اچھا کوئی جواب نہیں معلوم ہوا" لکھ کر اپنی عرق آلود جبین کو پونچھنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ لیکن ہم حیران ہیں کہ دوسروں کو جہل مرکب کا خطاب دینے والے عقلمند نے چند ہی سطور کے بعد اپنے جہالت مآب ہونے کا کیوں ثبوت دیا ہے۔ اگر ان کو پہلے مضمون کا جس کے وہ مخاطب تھے "خاموشی سے زیادہ اچھا کوئی جواب نہیں ملا۔ تو اب ان کی مہر خاموشی کیوں ٹوٹ گئی۔ شاید ایڈیٹر صاحب نئی روشنی کی ہمدردی نے انہیں جواب دینے پر مجبور کیا ہوگا۔ لیکن افسوس کے ساتھ اقرار کرنا پڑتا ہے۔ کہ انہوں نے ایڈیٹر صاحب موصوف سے جیسے "نادان دوست" کی حیثیت سے سلوک کیا ہے ۔

نامہ نگار صاحب نئی روشنی کو ہمارے خدا تعالیٰ کی نعمتوں کے ذکر کرنے سے بہت تکلیف ہوئی ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے۔

"آپ بار بار خدا تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر کرتے ہیں
کہ کیوں خدا کی نعمتوں کا انکار کرتے ہو"

ہم خلوص دل سے عرض کرتے ہیں کہ جناب والا! ہمارے اس فعل پر آپ کو نعل در آتش ہونے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ہمارا خدا کی نعمتوں کو ذکر کرنا ہمارے عباد اللہ ہونے کی علامت ہے۔ اگر آپ خدا کی نعمتوں کے ذکر کرنے سے بیزار ہیں۔ تو اس میں کیا شک ہے کہ آپ عبد شکور نہیں۔ دیکھئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعریف میں قرآن کریم میں آیا ہے۔ شاکراً لانعمہ یعنی خدا کی نعمتوں کا شکر کرنے والا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تو حکم دیا گیا ہے۔ واما بنعمۃ ربک فحدث۔ تیرے رب نے تجھے جو کچھ نعمت عطا کی ہے۔ اُسے بیان کر۔ پس ہم جبکہ ایک صاحب نبوت سے روشنی پائی ہے۔ تو پھر کیوں اتنی بڑی نعمت کو بار بار نہ بیان کریں۔ جس شخص کو خدا نے بصیرت دی ہے، وہ قرآن کریم کے اصل کے ماتحت نبوت کو ایک نعمت ہی سمجھیگا کیونکہ قرآن کریم نے ہمیں یہی بتلایا ہے۔ اور عقل بھی یہی ہدایت کرتی ہے کہ نبوت ایک نعمت ہے۔ پس جب نبوت نعمت ہے اور ضرور ہے تو اُمت محمدیہ جو ان تمام انعامات کی وارث ہے، جو آدم سے لیکر عیسیٰ علیہ السلام تک مختلف وقتوں میں مختلف نبیوں کے عہدوں میں خدا کے بندوں کو ملا کئے ہیں تو پھر کیا وجہ ہو کہ نبوت نہ ملے۔ لیکن اگر بقول آپ کے انعام نبوت سے اُمت محمدیہ محروم ہے۔ تو اس میں کچھ شک نہیں کہ اس اُمت سے بڑھکر بدقسمت اور کوئی قوم نہیں ہو سکتی۔ خدارا اس پر غور کریں۔ اور خدا تعالےٰ کی ایک بہت بڑی نعمت کا انکار کرکے بدقسمت نہ بنیں ۔

ہاں آپ یہ بھی یاد رکھیں۔ ہم حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ایماناً جانتے مانتے اور اعلان کرتے ہیں۔ اور ہمارے امام سیدنا حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بیعت کے وقت بھی یہ اقرار لیتے ہیں کہ حضرت نبی کریم کو خاتم النبیین ماننا۔ پس ہم آنحضرت کو خاتم النبیین مانتے ہیں اور اس بات کو کفر سمجھتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہ مانا جائے۔ مگر آپ کا ختم نبوت کا عقیدہ ہماری سمجھ میں نہیں آیا۔ کیونکہ آیۃ خاتم النبیین کے معنے یہ نہیں کہ آنحضرت ؐ کے بعد نبوت ملنا بند ہو گئی۔ اور کسی طریق سے بھی نعمت نہیں مل سکتی۔ اگر خاتم النبیین کے یہ معنے کئے جائیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازہ نبوت کو مقفل کر دیا تو یہ کوئی خوبی کی بات نہیں۔ کیونکہ اس طرح تو گویا یہ نتیجہ نکلا کہ آنحضرت کے آنے سے وہ فیضان بند ہو گیا۔ جو تشنگان معرفت الٰہی کو ہمیشہ ملا کیا ہے۔ آپ لوگوں کو لفظ خاتم سے دھوکہ لگا ہے۔ لیکن آپ کو واقف ہونا چاہیئے کہ اس کے معنے یہ نہیں ہیں کہ نبیوں کو بند کر دینے اور ان کے آنے میں روک ہو نیوالا۔ بلکہ خاتم بفتح تا کے معنے مہر کے ہیں۔ پھر خدا جانے کہاں سے یہ بات آپ لوگوں نے نکال لی کہ اب کوئی نبی نہیں آئے گا یہ ایسا ہی خیال ہے۔ جیسا حضرت یوسف علیہ السلام کے بعد لوگوں نے قائم کیا تھا کہ لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا۔ کہ اب کوئی رسول خدا نہیں بھیجے گا ۔

ہم نبی کریم ؐ کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ جس کے معنے یہ نہیں

کہ آپ نبیوں کی تصدیق کرنیوالے ہیں۔ اور انہی معنوں کی تائید قرآن کریم کرتا ہے۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نبیوں کے مصدق ہیں۔ خواہ پہلے نبی ہوں یا پچھلے۔ آپ کی ہی تصدیق سے نبی ثابت ہو سکتے ہیں ورنہ نہیں۔ کیا آپ لوگوں کے پاس حضرت نوحؑ حضرت لوطؑ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت عیسیٰؑ کے نبی ماننے کے لئے قرآن کی تصدیق کے سوا کوئی اور دلیل بھی ہے یا کیا آپ لوگ ان انبیاء کا ذکر بائبل میں پڑھ کر انہیں نبی کہہ سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ پھر کیا اب بھی آپ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے معنی سمجھ میں نہیں آئے جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کی تصدیق سے تمام گذشتہ انبیاء کو آپ نبی مانتے ہیں ؏

آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کے آنے کے متعلق لکھتے ہیں کہ " اب ضرورت نہیں رہی۔ دین کی تکمیل ہو چکی۔ انبیاء کی تشریف آوری کی غایت پر آپ نے نظر نہیں ڈالی ورنہ معلوم ہو جاتا کہ ختم نبوت کا اصلی راز کیا ہے کیا آپ کو معلوم نہیں کہ تمام انبیا اسی لئے تشریف لائے کہ دین کی تکمیل ہو جائے"۔ افسوس آپ ہمیں تو توجہ دلاتے ہیں کہ انبیاء کی تشریف آوری کی غایت پر نظر کریں۔ لیکن آپ کو خود یہ معلوم نہیں کہ انبیاء کیوں آتے ہیں۔ کیونکہ آپ کا یہ لکھنا کہ انبیاء کی تشریف آوری کی غایت یہ تھی کہ دین یعنی شرائع کامل ہو جائیں ظاہر کرتا ہے کہ آپ انبیاء کی بعثت کو چند قوانین کی ترتیب کی غرض سے آنیوالا مانتے ہیں۔ اگر وہ قانون مرتب ہو جائیں اور اپنے کمال کو پہونچ جائیں۔ تو پھر بعثت انبیاء کی ضرورت نہیں رہتی۔ لیکن جب ہم قرآن کریم کو دیکھتے ہیں تو انبیاء کے آنے کی صرف یہی غرض نہیں ہوتی۔ اگر آپ کی یہ بات درست ہے تو ہمارا آپ سے سوال ہے۔ کہ آپ ثابت کریں کہ تمام وہ انبیاء جو حضرت آدمؑ سے لیکر حضرت نبی کریمؐ تک مختلف اوقات میں مبعوث ہوئے۔ وہ اسی غرض کے لئے آئے تھے۔ اور ہر ایک نے پہلے احکام شریعت میں کچھ نہ کچھ ایزادی بھی کی ہے۔ مگر آپ کو یاد رہے۔ کہ آپ ہرگز یہ ثابت نہیں کر سکتے۔ کیونکہ انبیاء کا بیشتر حصہ بعض پہلی شرائع کے ماتحت کام کرتا رہا ہے نہ بجائے خود صاحب شریعت۔ دوسرے یہ کہ انبیاء کا مقصود بالذات یہ امر نہیں کہ لوگوں کو کچھ قوانین بتلائے جائیں۔ بلکہ مقصود بالذات یہ امر ہے کہ لوگ ان کے طرز عمل اور نمونہ کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کریں اور ان کی راہ نمائی سے ہدایت کے راستہ کو طے کر سکیں۔ یہ ایک مسلمہ بات ہے کہ کسی مقام پر پہنچنے کے لئے ہر دفعہ ایک نئے راستہ کی ضرورت نہیں ہوا کرتی۔ ہاں نئے راہ کی ضرورت اسی وقت ہوتی ہے۔ جبکہ پہلے رات کے نشانات معدوم ہو چکیں یا اس پر چلنا منزل مقصود کو نہ پہنچاتا ہو۔ اسی طرح اگر کسی زمانہ میں شریعت اپنی اصلی حالت میں موجود ہو۔ اور اس زمانہ کے لحاظ سے قابل عمل بھی ہو تو اس وقت جو نبی آئے۔ وہ اس لئے نہ آئے تھے کہ اس شریعت میں کچھ کمی بیشی کریں۔ اور پہلے کی نسبت اسے زیادہ مکمل بنائیں بلکہ اس لئے آئے کہ وہ خود اس شریعت پر چل کر دوسروں کے لئے نمونہ بنیں۔ اور ان کی راہ نمائی کریں۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے بعد آنیوالے نبیوں کا اس طرح ذکر فرمایا ہے کہ انا انزلنا التوراۃ فیہا ھدی و نور یحکم بہ النبیون۔ ہم نے تورات کو نازل کیا۔ اس میں نور و ہدایت تھی۔ اور اس کے ماتحت انبیاء فیصلہ کیا کرتے تھے۔ اب یہ بدیہی بات ہے کہ جو نبی تورات کے مطابق فیصلہ کیا کرتے تھے۔ وہ خود کوئی شریعت نہیں رکھتے تھے۔ کیونکہ اگر وہ بھی صاحب شریعت ہوتے تو ان کو تورات کے ماتحت فیصلہ کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی

پس اس سے ثابت ہو گیا کہ سب انبیاء کے لئے ضروری نہیں کہ وہ اسی لئے آئیں کہ تکمیل شریعت کریں بلکہ وہ پہلی شریعت پر بغیر کسی بیشی کے خود بھی عمل کرتے اور دوسروں سے کرواتے تھے۔ پھر دیکھئے قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہی زمانہ میں دو دو نبی بھی ہوئے ہیں۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ اور ہارون۔ اب اگر نبی اس لئے آتے ہیں کہ شریعت کی تکمیل کریں تو بتلایئے کیا حضرت موسیٰ کی موجودگی میں ہی حضرت ہارون کے آنے کی ضرورت تھی۔ کیا حضرت موسیٰ کی شریعت ان کے ہوتے ہوئے ہی نامکمل ہو گئی تھی۔ آپ اگر کوئی اس کا جواب رکھتے ہوں تو پیش کریں ؏

ہم اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ بعض پہلے انبیاء کو جو شریعتیں دی گئیں۔ وہ اس زمانہ اور حالات کے مناسب تھیں۔ اور قرآن کریم کے مقابلہ میں غیر مکمل۔ مگر اس سے یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ جو نبی بھی آیا۔ وہ اپنے سے پہلے نبی کی شریعت کو مکمل کرنے کے لئے آیا تھا۔ کیونکہ ایک ہی شریعت پر کئی کئی نبی عمل پیرا رہے۔ جیسا کہ قرآن کریم کی آیت سے ہم ثابت کر آئے ہیں ؏

لیکن اگر آپ اب بھی اسی پر مصر ہیں کہ انبیاء کی تشریف آوری کی غایت یہی تھی کہ شریعت کی تکمیل کریں۔ تو آپ کا فرض ہے کہ تمام انبیاء کا شریعت لانا ثابت کریں۔ ورنہ آپ کا یہ خالی خولی دعویٰ بجوئے نیرزد ؏

اگر ضرورت پڑی تو انشاء اللہ پھر آپ کی خدمت میں بہت کچھ عرض کرینگے۔ مگر بحث کو کسی اصول کے ماتحت شروع کیجئے یہ نہیں کہ آیت خاتم النبیین لکھ دی اور کہدیا کہ جب یہ آیت آ گئی تو معلوم ہوا کہ اب کوئی نبی نہیں آئے گا۔ آپ کا یہ لکھنا کسی عقلمند کے نزدیک قابل التفات نہیں ہو سکتا۔

اخیر پر آپنے ہمیں مشورہ دیا ہے کہ نبوت کو کھیل نہ سمجھو بندہ پرور! ہم تو کھیل نہیں سمجھتے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی نعمت سمجھتے ہیں۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ ... ... آیت نبوت کو لعنت خیال کرتے ہیں۔ اور اسی لئے اُمت محمدیہ میں اس کے وجود سے منکر ہیں۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ نبوت انعام بھی ہو۔ اور امت محمدیہ جو خیر اُمت ہے اس نعمت سے محروم بھی ہو ؏

ہماری دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ امت محمدیہ پر رحم فرمائے کہ اس کے نادان دوست جن سے دانا دشمن بہتر ہوتا ہے اُمت محمدیہ کو ان انعامات سے محروم کرنا چاہتے ہیں۔ جو ان کے لئے موعود ہیں۔ آمین ؏

انگلش احمدی خواتین کے خطوط

بنام

صوفی غلام محمد صاحب بی اے ۔ مبلغ احمدیت ماریشس

خط مرسلہ خاتون حمیدہ از ووکنگ ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخی المکرم فی الدین ۔ آپ کے شفقت آمیز اور مبارک نامہ کی میں بہت ہی شکر گزار ہوں ۔ آپ کے خط کے لئے مجھے کہنا پڑتا ہے کہ اس کے ملنے سے مجھے ہمیشہ خوشی پہنچتی ہے ۔ مجھے یہ سنکر بے حد افسوس ہوا کہ مسجد ووکنگ کے لوگوں نے مسیح موعود کی تعلیم سے بالکل قطع تعلق کر لیا ہے یہ مجھے پہلے ہی صاف نظر آ رہا تھا ۔ جب میں مسجد جاتی تھی تو وہ میرے آنے کو برا سمجھتے تھے ۔ اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ یہ چاہتے تھے ۔ کہ میں جلدی ہی اس جگہ سے باہر نکل جاؤں ۔ سو میں اس جگہ کے پاس شاذ و نادر ہی جاتی تھی ۔ بہت سے لوگ میرے پاس اکثر اس کے متعلق پوچھتے تھے ۔ میں ان کو بتلا دیتی تھی ۔ اور انکے سامنے عربی میں نماز سنا دیتی تھی ۔ اور ایک سورۃ قرآن شریف سے سنا دیتی تھی ۔ جو کہ انہوں نے مجھے سکھلائی تھی ۔ اور وہ یہ ہے (اس کے بعد خاتون نے تمام سورۂ اخلاص انگریزی حروف میں لکھی ہے ۔ اور پھر اس کے بعد انگریزی میں اس کا ترجمہ بھی لکھ دیا ہے جس کا اردو میں ترجمہ یہ ہے) "کہہ وہ اللہ ایک ہے ۔ اللہ وہ ہے جس پر تمام اشیاء کا انحصار ہے ۔ وہ جنتا نہیں ۔ نہ وہ جنا گیا ۔ اور نہ اس کی مانند کوئی ہے ۔"

دراصل میں نے علم اسلام کا علم ان مختلف کتابوں سے حاصل کیا ہے ۔ جو آپ نے براہ مہربانی مجھے مختلف اوقات میں بھیجی ہیں جسکے لئے میں آپ کی نہایت شکر گذار ہوں ۔ میرے پاس ابھی تک قرآن شریف کا ترجمہ نہیں پہونچا ۔ لیکن مجھے امید ہے کہ راستہ میں آ رہا ہو گا ۔ اور کسی دن مل ہی جائیگا ۔ میں قرآن شریف کی قرأت یعنی پڑھنا سیکھنے سے مایوس نہیں ہوں ۔ اگر منشی (منشی سے مراد نور احمد ملازم خواجہ صاحب ہیں جنہوں نے اس خاتون کو قرآن پڑھانے سے انکار کر دیا ۔ کیونکہ اس کے آقا خواجہ صاحب نے ان کو یہ حکم صادر فرما دیا ہے چونکہ یہ احمدی ہو گئی ہے ۔ اس لئے اسکو کچھ نہیں سکھانا چاہیئے ۔ افسوس کیا اسی کا نام اشاعت اسلام ہے اور اسی کا نام اشاعت قرآن ہے) اب تک مجھے قرآن پڑھاتا رہتا تو میں اس وقت تک قرآن پڑھنے میں خاصی قابلیت حاصل کر لیتی ۔ لیکن تاہم کوئی پرواہ نہیں ۔ انشاء اللہ آخر کار سب ٹھیک ہو جائیگا ۔ خیر مجھے یہ مختصر نامہ خاتمہ پر لانا چاہیئے ۔ خدا آپ کو صحیح و سلامت رکھے ۔ اور آپ کو مبارک نیا ورش ۔

خط منجانب خاتون سلمی از سوتھ سی ۔ انگلینڈ ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علے رسولہ الکریم ۔

(انگریزی حروف میں یہ لکھا ہوا ہے)

اخی المحب فی اللہ ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔

آپ کا بہت ہی مبارک خط مکتوبہ ۲۰ مئی ۱۹۱۶ء بمعہ ذی شان رسالہ میرے پاس کل صحیح پہونچا ۔ ان ہر دو کے لئے میں آپکی بہت ہی ممنون ہوں ۔ یہ کہنا ناممکن ہے کہ میں ان سے کتنی محظوظ ہوتی ہوں ۔ اور ان کے بار بار پڑھنے سے کتنی اور محظوظ ہونگی ۔ تمہارے سلام سے میری بیٹی زینہ بہت خوش ہوئی ۔ وہ بھی آپ کو سلام واپس بھیجتی ہے ۔ جہاں تک مجھ سے ممکن ہے ۔ میں انکی تعلیم میں بہت ہی کوشاں ہوں مگر میرے معلومات محدود ہیں ۔ مجھے بہت ہی خوشی پہونچی اور میرے دل پر یہ بات نہایت ہی موثر ہوئی کہ تمہاری پیاری بیٹی قرآن شریف پڑھ رہی ہے ۔ اللہ اسے ہمیشہ اپنی خالص محبت کے سایہ میں رکھے ۔ آمین ۔ براہ مہربانی میری طرف سے انکی پیاری والدہ سے عرض کر دیں کہ وہ میری طرف سے بار بار اسکو پیار کریں ۔ کاش ! میں اسے اپنی گود میں لے سکتی ۔ اور اپنے دل کے ساتھ لگاتی ۔ براہ نوازش میرے یہ محبت بھرے جذبات اپنی پیاری بیوی کو پہنچا دیں ۔ مجھے افسوس کہ میں بلا واسطہ ان کو لکھ نہیں سکتی ۔ لیکن اکثر میرے خیالات ان کی طرف پرواز کرتے رہتے ہیں ۔ میں ان کے نام معلوم کرنے سے بہت ہی خوش ہوئی ہوں ۔ آپکے بتلانے کا شکریہ ادا کرتی ہوں بہت دفعہ میرا دل مغموم ہو جاتا ہے ۔ کہ کیوں میں قرآن شریف کی تعلیم ۔ احادیث ۔ قوانین اسلام اور کتب مسیح موعود علیہ السلام کے مطالعہ میں زیادہ وقت نہیں دے سکتی ۔ میں اکثر متعجب ہوں کہ اصلی اسلامی گھر میں زندگی بسر کرنا کیسا اعلےٰ ہو گا ۔ اور مجھے یقین ہے کہ اسلامی زمین پر جنت نظیر ہو گا ۔ میں آپ کی کامیابیوں کو معلوم کر کے اور پڑھکر بہت خوش ہوتی ہوں ۔ الحمد للہ ۔ مجھے خوف ہے کہ میرا یہ عریضہ بہت ہی مختصر ہے ۔ لیکن آج مجھے بہت لکھنے سے پالا پڑا ہے ۔ میرا دماغ قدرے تھک گیا ہے تاہم میں نے ارادہ کیا ہے کہ آپ کو ضرور خط لکھوں ۔ اگرچہ چند سطور ہی ہوں ۔ کیونکہ بہت مدت کے بعد آپ کو پہنچیگا ۔ میں آپ کی دعاؤں کی بہت قدر دان ہوں ۔ جزاکم اللہ ۔ براہ نوازش میرے عمدہ خیالات اور دعائیں اور سلام ماریشس کے تمام احمدیوں کو پہنچا دیں ۔ آپکی صحت ۔ سلامتی اور بہتری کامیابی کے لئے دلی اور سچائی بھری دعاؤں کے ساتھ تمہاری للہی بہن سلمی ۔

دوسرا خط منجانب خاتون سلمی ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

میرے پیارے للہی بھائی ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔

آپ کا مبارک اور محبانہ خط مرقومہ ۲۰ مئی ۱۹۱۶ء مجھے کل ملا ۔ مجھے اس کو پڑھ کر بہت مسرت ہوئی ۔ اور بار بار پڑھونگی ۔ میں اکثر اپنے تئیں اکیلی محسوس کرتی ہوں ۔ کیونکہ اپنے دینی بھائی بہنوں سے بہت ہی دور ہوں ۔ البتہ خطوط ہمیشہ مجھے تسلی اور دلیری دلاتے رہتے ہیں یہ جاننا کیا ہی خوش کن ہے کہ مجھے یاد رکھا جاتا ہے اس ہفتہ ہندوستانی ڈاک میں میرے پاس بھائی محمد صادق نے خط بھیجا ہے ۔ جس پر وزیر خاں کی مسجد کی تصویر ہے ۔

پچھلے ہفتے میرے پاس ایک خط آیا تھا ۔ جس میں لکھا ہے کہ میں اس کے بہنوئی محمد عبد الغنی ایم ۔ اے پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور سے خط و کتابت شروع کروں ۔ اس خاص بھائی کی میں بہت ممنون ہوں ۔ کیونکہ وہ مجھے اسلام کے بہت قریب لایا اور اسی نے مجھے ٹیچنگز آف اسلام (اسلامی اصول کی فلاسفی) بھیجی تھی ۔ اور خدا کے فضل نے نور تک پہنچنے میں میری مدد کی ۔ کچھ مدت ہوئی انکی پیاری والدہ فوت ہو گئیں ۔ اور اس نے یہ درخواست کی کہ میں ایک خط بطور تعزیت نامہ اس کے پسماندگان کو لکھوں ۔ جو میں نے بہت ہی فکر کے ساتھ لکھا الحمد للہ کہ اس کا بہت ہی اچھا اثر ہوا ۔ اور پروفیسر مذکور مرا سلت کا خواہاں ہے ۔ میں اکثر متعجب ہوں کہ کیوں میرے خطوط کی اتنی قدر کی جاتی ہے ۔ کیونکہ میں کچھ نہیں ۔ صرف خدا ہی بڑا ہے ۔ آپ کے خطوط بھی اس قدر قدر شناسی اور شکریئے سے بھرے ہوئے ہیں کہ ان کو پڑھ کر میں اپنے تئیں بہت ہی عاجز سمجھتی ہوں آپکے خطوط سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا ۔ مگر میں پڑھ کر اپنے اندر

یہ خیال کرتی ہوں کہ کبھی میرے مغربی دھندلے دل میں بھی اسلام کی اصلی حقیقت منقش اور مرکوز ہو جائے گی۔ خدا ہماری مشکلات کو خوب جانتا ہے۔ الحمدللہ وہ ہم پر اس سے بہت زیادہ مہربان ہے۔ جیسا کہ ہمارے پس و پیش کے لوگ تکلیف دیتے ہیں۔ وہ دعا جو آپ نے مجھے پڑھنے کے لئے بھیجی ہے۔ میں اس کا بہت ہی شکریہ ادا کرتی ہوں جب میرا دل ذرا غم سے مکدر ہوتا ہے تو میں اسے پڑھتی ہوں۔ مجھے اس بات کا از حد افسوس ہے کہ میں روزانہ ان اسباق کا مطالعہ جاری نہیں رکھ سکی جو آپ نے بھیجے تھے فی الحال تو مینے ان کو ایک طرف رکھ دیا ہے۔ لیکن انشاءاللہ وہ دن آتا ہے۔ جب میں پھر مطالعہ میں مصروف ہو سکونگی شاید اس وقت تک انتظار کرنا پڑے گا۔ جب تک میں مختلف حروف کا تلفظ نہ سیکھ سکوں۔ میری حالت بالکل اس بچے کی سی ہے جو کہ غلط الفاظ بولنا شروع کرتا ہے اور اس کو درست کرنا بہت ہی مشکل ہوتا ہے ٭

مجھے یہ معلوم کر کے بہت ہی خوشی ہوئی ہے کہ آپ کی والدہ ماجدہ اور اہل و عیال تمام بخیر و عافیت ہیں۔ ان سب کو میرے عزت بھرے سلام پیار پہنچا دیجئے۔ اور میری پیاری بہن عائشہ سے یہ بھی عرض کر دیجئے۔ کہ وہ آمنہ اور اس کے بھائیوں کو میری طرف سے بار بار پیار کریں۔ اب جب مجھے ان کا علم ہو گیا ہے۔ عموماً میرے خیالات کا پرواز سنہری ہند کی طرف رہا کرتا ہے۔ اللہ تعالے کی چیدہ چیدہ برکات آپ پر اور ان سب پر ہوں۔ مجھے اس بات سے نہایت ہی خوشی ہے کہ آپ کا کام مارشیس میں خوب ترقی پر ہے۔ اللہ تعالی کی تعریف اور حمد ہو اور وہ آپ کی ہر ضرورت کے وقت تائید فرماتا رہے۔ آپ کو اس مکتوب کے پہنچنے سے بہت پہلے معلوم ہو چکا ہو گا کہ میری مدت سے یہ آرزو رہی ہے کہ میں اپنا ایک نیا بھائی اپنے پیارے امام کے حضور پیش کروں۔ میں اس کو مدت مدید سے جانتی ہوں۔ اور اگر آپ کو اس کے متعلق بتایا گیا ہے۔ آپ کے مارشیس کے نیک کام کے سننے سے وہ بہت خوش ہوتا۔ اور دلچسپی لیتا ہے۔ میں خیال کرتی ہوں کہ اگر آپ اس کی طرف چند سطور لکھیں گے۔ تو وہ بہت ہی منت گذار اور قدردان ہو گا۔ اس کا پتہ الگ لفافہ میں ارسال ہے۔ براہ مہربانی ضرور اس کو چند سطریں لکھیں۔ اور اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ مسیح موعود علیہ السلام خلیفہ اول اور موجودہ امام خلیفہ ثانی۔ تینوں کے فوٹو میرے پاس ہیں۔ میں کس طرح بتاؤں کہ مجھے ان سے محبت ہے۔

مجھے قادیان سے بھائی سیال (چودہری فتح محمد صاحب ایم اے) نے خط لکھا ہے۔ خدا انکو مبارک بناوے۔ بھائی قاضی عبداللہ صاحب لکھتے ہیں کہ بفضلہ تعالے ان کا کام ترقی پر ہے۔ الحمدللہ۔ یقین کیجئے۔ کہ میں ضرور دعائیں کرتی رہونگی کہ اللہ تعالی آپ کو روحانیت میں روز افزوں ترقی عطا فرماوے ٭

میں آپ کی دعاؤں کا شکریہ ادا کرتی ہوں جو آپ میرے لئے اور میری بیٹی مبارکہ (رینہ) کے لئے کرتے رہتے ہیں ضرور اللہ تعالی سے دعا مانگئے۔ کہ اللہ تعالی مجھ کو اشاعت اسلام کے لئے پوری آزادی عطا فرماوے۔ اسلام سے میری زندگی موجزن ہے۔ اور میں چاہتی ہوں کہ وہ دوسروں تک پہنچاؤں۔ مگر میں فی الحال لوہے کے بندھنوں میں بند ہوں۔ اور حرکت کے قابل نہیں ہوں۔ کم از کم اتنا چاہتی ہوں۔ اللہ تعالی کی مرضی پوری ہووے۔ احمدیان مارشیس کو میرے محبت بھرے جذبات اور سلام پہنچا دیں ماڈم نوردیا اور ان کے بچوں کو نہ بھولیں۔ میں ان میں سے ایک کو بھی نہیں بھولی ٭

راقمہ دلی اور صداقت بھری دعاؤں کے ساتھ تمہاری
للہی بہن سلمیٰ ٭

خط مرسلہ خاتون حمیدؔ از ووکنگ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علے رسولہ الکریم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پیارے دینی بھائی!

آپ کے خط کے جواب میں بطور شکریہ چند سطور عرض ہیں۔ آپ نے آخری خط میں میرے والد صاحب کا ایڈریس پوچھا ہے۔ ان کا وہی پتہ ہے جو میرا ہے۔ اس کو صرف ای سٹرڈ لکھیں۔ میں گھر میں والدین کے ساتھ رہتی ہوں۔ میں ان کے چھ بچوں میں سے سب سے بڑی ہوں۔ ہم کو گرجا کی تعلیم میں تربیت دی گئی تھی۔ اور ہمارا باپ گرجے کا بہت حامی تھا لیکن الحمدللہ اب اس کی آنکھیں اور دل سچے مذہب کیلئے کھل گئے ہیں۔ جو کہ ازلی خوشی کا ایک ہی طریق ہے۔ ایک خدا پر ایمان لانا۔ اسی ایک کی عبادت اور حمد کرنا۔ ایک اکبر۔ رحمٰن رحیم۔ مقسط۔ رؤف انسان بلکہ تمام مخلوقات عالم کا خالق۔ واجب الوجود۔ قادر مطلق۔ البصیر۔ میں بھی بہت مدت گرجا میں جاتی رہی۔ اور تمام تعلیم جو پادری اور استاذ دیتے تھے سنتی تھی۔ مگر میرا دل کبھی بھی اس کے ساتھ تسلی نہیں پکڑتا تھا۔ کہ ایک میں تین خدا کیسے درست اعتقاد ہو سکتا ہے مینے عہد جدید سارا پڑھا ہے۔ مجھے کہیں ایسا فقرہ نہیں ملا۔ جس میں یسوع مسیح نے اپنے تئیں خدا کہا ہو۔ علیہ السلام مینے اپنے آپ سے کئی دفعہ سوال کیا ہے کہ آیا یسوع مسیح خدا ہے۔ لیکن یہی جواب ملا۔ کہ یسوع مسیح صرف نبی اللہ ہے وہ خدا ہرگز نہیں ہے۔ وہ دنیا میں امن اور صلح پھیلانے اور لوگوں کو ان کے سچے خالق کی طرف متوجہ کرنے آیا تھا وہ ایسے وقت میں آیا تھا۔ جبکہ دنیا میں بے دینی شرارت۔ بدی اور بت پرستی پھیلی ہوئی تھی۔ اس لئے میں نے اپنے دل میں اسی پر قناعت کر لی کہ وہ بطور نبی دنیا میں بھیجا گیا تھا نہ بطور خدا کے۔ مینے گرجا جانا چھوڑ دیا۔ کیونکہ گرجا کا مذہب اور میرے دل کا مذہب مختلف تھا۔ اس لئے مینے منافقت کو پسند نہ کیا۔ کیونکہ منافق سے بدتر دنیا میں کوئی نہیں ہے ۲ سال تک میں اسکو اپنا مذہب کہتی رہی۔ میں ایک خدا پر ایمان لانا۔ اور نوح۔ ابراہام۔ موسیٰ اور عیسیٰ کو انبیاء ماننا کافی سمجھتی تھی اسوقت مجھے اسلام سے بالکل خبر نہ تھی۔ واقعی میں مسجد کو مدت سے جانتی تھی۔ کیونکہ میں ۱۳ برس سے اس کے پاس رہتی تھی اور جب میں دس برس کی تھی۔ تو مینے کئی وقت کئی آدمیوں کو داخل ہوتے دیکھا کہ وہ پاؤں سے جوتی اتار کر پاؤں دھو کر مسجد میں داخل ہوتے تھے۔ میں بچپن میں ان کی اس حرکت پر ہنستی تھی اور خوف زدہ ہو کر بھاگ جاتی تھی۔ کیونکہ ہمیں یہ یقین دلایا گیا تھا کہ مسلمان لوگ بہت ہی خراب ہوتے ہیں۔ اور تم کو بھگا لے جائینگے۔ جب میں تیرہ برس کی لڑکی تھی۔ تو ایک ک بر ۲ عورتیں ملیں۔ انہوں نے مجھ سے مسجد کا پتہ پوچھا۔ مینے کہا آؤ میں تم کو بتا دیتی ہوں۔ ایک نے پوچھا کیا تم کبھی مسجد کے اندر داخل ہوئی ہو۔ مینے کہا نہیں۔ اور میں امید نہیں کرتی کہ میں کبھی وہاں داخل ہونگی۔ اس نے کہا کیوں؟ مینے کہا کہ مینے سنا ہے کہ مسجد کی دیواروں کے ساتھ

انسانوں کے سر لٹکائے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہاں سے سُنا۔ مینے بتایا۔ کہا ایسی باتوں کا خیال نہ کرو۔ جھوٹ ہے۔ اور مجھے اور بھی باتیں کہیں۔ جو مجھے یاد نہیں ہیں۔ اور مجھے دُعا اور برکت دی۔ اب جب وہ سنیگی۔ کہ میں مسلمان ہوگئی ہوں۔ وہ کیا کہینگی۔ جب میں سولہ برس کی ہوئی۔ تو مسجد میں چند اشخاص آئے جن کو آپ خوب جانتے ہیں۔ خواجہ کمال الدین۔ مسٹر سیال اور ایک دو اور۔ پہلے تمام ووکنگ متعجب تھا۔ چند ہفتوں کے بعد ایک اشتہار لگا ہوا دیکھا کہ مسجد میں وعظ ہے۔ میں بطور تماشہ وعظ سُننے گئی۔ وہاں مسٹر سیال لیکچر دے رہا تھا۔ بہت دلچسپ تھا اور یہ میرا وہاں آخری جانا نہ تھا۔ بلکہ میں ہر ہفتہ جاتی اور وعظ سے محظوظ ہوتی۔ اور ہمیشہ شوق لگا رہتا تھا کہ کب اتوار آوے اور میں وعظ سننے جاؤں۔ کبھی خواجہ کمال الدین وعظ کرتا تھا کبھی مسٹر سیال اور کبھی شیلڈرک۔ ایک دفعہ میں شیلڈرک سے پُوچھ بیٹھی کہ کیا وجہ ہے کہ مسلمان سورج۔ چاند اور ستاروں کو پُوجتے ہیں۔ اور عورتوں پر سخت ظلم کرتے ہیں۔ اُس نے کہا کہ یہ سب غلط باتیں ہیں۔ اور اس نے مجھے اس طرح اسلام سمجھایا کہ وہ بعینہٖ وہی مذہب تھا۔ جو مینے سچا مذہب سمجھا ہوا تھا۔ پھر مجھے مطالعہ کے لئے کتب دی گئیں۔ جو مینے بغور مطالعہ کیں۔ اور جب مینے سمجھ لیا۔ کہ اسلام کے متعلق مجھے خوب واقفیت ہوگئی ہے۔ مینے مسجد میں جاکر اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کر دیا۔ اور مجھے خیال ہے کہ ووکنگ کی لڑکیوں میں سے سب سے پہلے میں مسلمان ہوئی ہوں۔ مسلمان ہونے سے پہلے میں اپنے خالق کے حضور میں گئی۔ اور دعا مانگی کہ میں تیری کھوئی بھیڑ تھی۔ مجھے اپنے مقدس ریوڑ میں شامل کر لے۔ میرا باپ مجھے دیکھنے کے لئے کہ یہ کیسے لوگوں میں جاکر بیٹھتی ہے مسجد میں گیا۔ اور وہاں کے وعظ کو سن کر مسلمان ہوگیا۔

میں آپ سے عرض کرتی ہوں کہ میرے لئے دُعا مانگیں کہ میں اس صداقت کو اپنے بہت سے دوستوں کے سامنے پیش کرسکوں۔ والسلام ❊

تمہاری دینی بہن حمیدہ ❊

نبوت مسیح موعود کی ایک دلیل

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دُعا سکھلائی ہے۔ واعوذ بك من البخل۔ خداداد دولت و رزق کا ہی دریغ ہی سے دریغ رکھنا بخل نہیں۔ ایک اور بخل یہ بھی ہے کہ بعض لوگ اپنے ابناء جنس میں سے کسی کو ان معزز ناموں اور خطابات سے یاد کرنے سے بھی بخل کرتے ہیں جیکے وہ مستحق ہیں۔ مثلاً ایک شخص جو ادب و انشاء۔ فلسفہ و منطق۔ تفسیر و حدیث سے واقف ہو۔ سب ہی اُسے عالم کہیں گے۔ لیکن بعض فطرتیں ایسی بھی ہونگی۔ جن کو تامل ہوگا کہ ایسے شخص کو عالم کے نام سے یاد کریں۔ وہ بیسیوں نامعقول عذر تراش کر زبردستی اُسے علماء کی فہرست سے نکالنے کی کوشش کرینگے ❊

یہی حال اس زمانہ کے علماء کا ہے۔ مسیح موعود کو خدا نے اپنی متواتر وحی میں نبی کے نام سے یاد کیا۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسے نبی کہا لیکن بہتوں کو آپ کہینگے کہ مسیح موعود کو نبی کہتے ہوئے جھجکیں گے۔ گویا کہ ان کا اس میں کچھ حرج ہو جاتا ہے۔ نبی کریمؐ کے زمانہ میں یہودیوں کا بھی یہی حال تھا ❊

قرآن شریف اُمت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو درجہ نبوۃ دینے میں بخل نہیں کرتا۔ لیکن یہ علماء نبی کہنے سے بخل کرتے ہیں قران شریف پکار کر کہتا ہے۔ کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ نبی کریمؐ کی اتباع سے انسان خدا کا محبوب بنجاتا ہے ❊

اگر یہ دعوےٰ محتاج دلیل نہیں کہ محبوبیت خدا کا آخری درجہ نبوت و رسالت ہی ہے۔ ایک بڑے سے بڑا بادشاہ کسی سے اگر حد درجہ کی محبت کرتا ہے۔ تو اُسے صرف عزت وزارت ہی دے سکتا ہے۔ اسی طرح خداوند تعالےٰ جب کسی بندہ کو درجہ اصطفا و اجتبا تک چڑھانا چاہتا ہے۔ تو نبوت و رسالت ہی سے سرفراز فرماتا ہے۔ کیونکہ درجہ رسالت کے بعد پھر خدائی کا درجہ ہی باقی رہ جاتا ہے۔ جس کا لاشریک لہٗ کی صفت اِبا کرتی ہے ❊

سلف صالحین کے تمام اولیاء۔ اقطاب ابدال کے متفق ہیں کہ درجہ محبوبیت میں اگر انسان نبوت تک ترقی کرسکتا ہے۔ بات بھی یونہی ہے۔ ایک طرف صراط الذین انعمت علیہم کی دُعا سکھلائی۔ اور دوسری طرف منعم علیہم کو چار فرقوں۔ صدیق۔ شہدا۔ صالح۔ نبی میں تقسیم کیا۔ پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہو کہ کوئی شخص نبی کریم کی اتباع سے صدیق و صالح و شہید تو بن سکے۔ اور نہ بن سکے تو نبی۔

حضرت عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ فتوح الغیب مقالہ ۲۲ میں فرماتے ہیں ❊

الرسول بلاءہ اعظم من بلاء النبی۔ والنبی بلاءہ اعظم من بلاء البدل و بلاء البدل اعظم من بلاء الولی۔

رسُول کے ابتلاء نبی کے ابتلاء سے زیادہ ہوتے ہیں۔ نبی کے ابتلاء ابدال کے ابتلاء سے زیادہ۔ ابدال کے ولی سے زیادہ ہوتے ہیں۔ پھر آگے چلکر فرماتے ہیں کہ وجہ کیا ہے کان اللہ تعالیٰ یحبہم فھم اھل المحبتہ و محبوبوا الحق۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ان سے پیار کرتا ہے۔ اور وہ خدا کے محبوب ہوتے ہیں ❊

اس عبارت سے پتہ لگتا ہے کہ محبوب خدا کو رسُول۔ نبی بدل۔ ولی کے شعبوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جب نبی بھی محبوب خدا میں داخل ہے۔ تو یحببکم اللہ کے اندر کیا یہ وعدہ نہیں کہ نبی کریم کی اتباع سے انسان محبوب خدا یا بالفاظ دیگر نبی بھی بن سکتا ہے ❊

پھر ما کان محمد ابا احد من رجالکم اور درود ابراہیمی کو ملا کر دیکھئے۔ ایک طرف تو قرآن کہتا ہے کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کسی مرد کا باپ نہیں۔ دوسری طرف یاایہا الذین امنوا صلوا علیہ کے زیر اثر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم یہ درود سکھاتے ہیں۔ اللھم صل علےٰ محمد و علےٰ اٰل محمد کما صلیت علےٰ ابراھیم و علےٰ اٰل ابراھیم انک حمید مجید۔ بات ظاہر ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لڑکے ہوئے۔ اور انہی کے خاندان میں نبوت بھی رہی۔ حکومت بھی رہی۔ جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کوئی لڑکا ہی نہ تھا تو کما صلیت علےٰ ابراھیم کہنا کیسا؟ پھر و علےٰ ال ابراھیم کو دیکھئے۔ ظاہر ہے کہ یہ درود جو مقبول ترین درود کہلاتا ہے۔ خاتم النبیین کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اور بتلاتا ہے کہ اُمت محمدیہ میں نبی آوینگے ❊

سلف صالحین میں بڑے بڑے غوث۔ اقطاب۔ ابدال

گذرے۔ سب نے رسالت و نبوت کے سُورج سراجاً منیراً سے ہی روشنی پائی۔ سید الاقطاب حضرت جیلانی رح فرماتے ہیں کہ مجھ پر سوائے رسُول اللہ کے کسی کا احسان نہیں۔ لیکن جس طرح کہ آفتاب سے روشنی لینے والے ستارے بھی ہیں بدر بھی ہے۔ مگر بدر بوجہ کامل متابعت۔ کامل تقابل کے بدر کہلاتا ہے۔ اسی طرح اس آفتاب رسالت کے خوشہ چین ہیں۔ لیکن ستاروں کی طرح۔ اصحابی کالنجوم۔ لیکن چودھویں صدی میں نکلنے والا ستارہ (مسیح موعود) بدر کہلایا۔ اور آفتاب کا پورا ظل اور بروز کیونکہ جس طرح بدر آفتاب کا کامل نمونہ۔ کامل روشنی لینے والا ہے۔ اسی طرح مسیح موعود بھی نبی کریم کا کامل متبع اور کامل شاگرد ہے۔ اور فیوض و برکات محمدیہؐ کے کامل حصہ دار۔

اگر کوئی پوچھے کہ اس کا ثبوت کیا ہے۔ تو اُسے ان چند امور پر غور کرنا چاہیئے۔

(۱) حضرت مسیح موعود پر قرآن مجید کی بہت سی آیتیں وحی کی گئیں یہ اسی اصل کا عکس ہے۔

(۲) حضرت مسیح موعود نے اپنی کتابوں کو قرآن مجید کی طرح لاجواب کہا پھر مخالفوں سے باوجود چیلنج دینے اور انعام مقرر کرنے کے ان کا کوئی جواب نہ بن پڑا۔

(۳) بہتوں کو نبی کریمؐ کی طرح مباہلہ پر بلایا۔ تیس کے قریب آدمی ذلیل ہلاک ہوئے۔

(۴) نبی کریم کی طرح خواب۔ کشف۔ الہام کی بارش ہوئی۔

(۵) کئی سو پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ خوارق و کرامات کا ظہور ہوا

(۶) نبی کریم کی طرح ان کی بھی عالمگیر مخالفت ہوئی۔ اور اسی رنگ میں اور اسی کثرت و سختی کے ساتھ ستایا گیا۔

(۷) جتنے اعتراض حضرت مسیح موعود پر کئے گئے۔ بعینہٖ اسی کے مثل حضرت نبی کریم پر کئے گئے۔ یہ بجائے خود جداگانہ مضمون چاہتا ہے۔ جسے آیندہ کسی وقت مصدق لما بین یدیہم کی سُرخی میں دکھلایا جائے گا۔ انشاءاللہ۔

(۸) ساری دُنیا سے مقابلہ۔ سوائے نبی کریمؐ کے اور کسی پیغمبر نے نہیں کیا۔ بعد آپ کے مسیح موعود ہوئے۔

(۹) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا منکر کافر۔ مسیح موعود کا منکر بھی کافر کہلایا۔

(۱۰) اہل کتاب سے لڑکی لینی جائز اور دینی منع نبی کریم کا حکم تھا غیر احمدیوں کے ساتھ حضرت مسیح موعود نے بھی یہی سلوک کیا۔

(۱۱) نبی کریمؐ کے بعد خلافت تھی۔ مسیح موعود کے بعد بھی خلافت ہے پھر لطف یہ ہے کہ خلیفہ ثانی کو فضل عمر کہا گیا۔

(۱۲) وہاں بھی جنت البقیع ہے اور یہاں بھی مقبرہ بہشتی۔

(۱۳) مدینہ بھی مدینہ ہے۔ اور قادیان بھی مدینہ۔

(۱۴) نبی کریمؐ نے بھی بے کسی سے ترقی کی۔ دور دور سے لوگ اور ہر قوم۔ ہر طبقہ کے لوگ حلقہ غلامی میں داخل ہوئے۔ یہاں بھی یہی حال رہا۔ اعلےٰ درجہ کے عالم۔ اعلےٰ درجہ کے صوفی۔ اعلےٰ درجہ کے کام کے لوگ۔ دور دور سے آکر نیازمندی میں داخل ہوئے۔

(۱۵) سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ نبی کریمؐ سے لیکر آج تک آپ کے بعد مسیح موعود کی طرح کوئی مزکی نہیں گذرا۔ کیسے گندہ زمانے میں۔ کن گندہ عقاید کے اشاعت کے زمانے۔ کس فیج اعوج کے زمانے کس دہریت کے زمانہ میں اس مرد خدا کا نزول ہُوا۔ اور اس نے کتنے لاکھ روحوں کو دوزخ کے گڑھے سے بچالیا۔ کیا کسی غوث یا قطب کو ایسی ہمت اور طاقت نصیب ہوئی تھی۔

(۱۶) رُوم و فارس کی حکومت و خزانے کا وعدہ آنحضرت صلعم نے دیا تھا۔ حضرت مسیح موعود نے بھی الہام سُنایا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے۔

(۱۷) سردار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوکان موسیٰ و عیسیٰ حیین لما وسعہما الا اتباعی۔ (موسیٰ اور عیسیٰ اگر زندہ ہوتے۔ تو ان کو بھی میری اتباع کرنی پڑتی) اس کے شاگرد نے پکارا۔ ع عیسیٰ کجا است تانہد پا بمنبرم

(۱۸) نبی کریم یہودیوں کے لئے موسےٰ۔ عیسائیوں کے فارقلیط اور بت پرستوں کے لئے ابراہیم بن کر آئے تھے۔ آپکا بروز بھی یہودی صفت مسلمانوں کے لئے مہدی۔ عیسائیوں کے لئے مسیح اور ہندوؤں کے لئے کرشن ہو کر آیا۔

(۱۹) غلبت الروم کی پیشگوئی۔ شاتان تذبحان کی پیشگوئی وہاں بھی ہوئی اور یہاں بھی ہوئی۔ اور دونوں جگہ صفائی سے پوری بھی ہوئیں۔

(۲۰) بنو اُمیہ آل محمدؐ کے دشمن۔ بنو خواجہ آل احمدؑ کے عدو

(۲۱) ایک عیسائی بادشاہ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی تبلیغ کی۔ حضرت مسیح موعود نے بھی قیصرِ ہند کو دعوتِ اسلام دی۔

اب انصاف کرو کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کی رُو سے علماء تو نبیوں کیطرح۔ نبیوں کے برابر۔ نبیوں کے ایسے ہو جاویں (کاف تشبیہ میں یہ تینوں معنے ہیں) لیکن جس میں اسقدر خصوصیتیں اور مشکوٰۃ نبوت کی ضیاء گری کی اس قدر جھلکیں ہوں وہ نبی نہ کہلا سکے۔ واللہ ہذا عجیب۔

سلف صالحین میں ایک بھی ایسا نہیں گذرا کہ جس میں اسقدر خصوصیتیں موجود ہوں۔ کوئی بھی یہ خیال نکرے کہ ہم نے مسیح موعود کا درجہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے برابر ثابت کرنا چاہا ہے۔ یہ غلط ہے اور قیامت تک غلط ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں ؎

دگر استاد را نامے ندانم ❊ کہ خواندم در دبستان محمدؐ - والسلام

اللھم صل علےٰ محمد و علےٰ آل محمد و بارک و سلم انک حمید مجید

خاکسار عبدالحلیم کنگی از سمبل پور

فہرست وصایا

بابت ماہ۔ اکتوبر ۱۹۱۶ء

(۱۱۹۰) محمد اسحٰق ولد مولوی قطب الدین صاحب۔ قوم راجپوت ساکن قادیان اپنی تعلیمی کتابیں قیمتی للعہ روپے کے دسویں حصہ کی وصیت کی۔

(۱۱۹۱) محمد بخش ولد میاں حسن علی۔ قوم لڑکا۔ ساکن موضع ڈھوریوالہ تحصیل لودھراں۔ ضلع ملتان۔ اپنی جائداد منقولہ قیمتی مبلغ سالعہ کے دسویں حصہ کی وصیت کی۔

(۱۱۹۲) احمد بخش ولد میاں بہادر قوم زمیندار لودھرا ساکن موضع ٹھنڈہ تھیم تحصیل لودھراں ضلع ملتان۔ مویشی اور اراضی ڈیڑھ بیگھہ قیمتی ماعہ روپے کے دسویں حصہ کی وصیت کی۔

(۱۱۹۳) الٰہ بخش ولد محمد یار قوم لڑکا زمیندار ساکن موضع ٹھنڈہ تھیم تحصیل لودھراں ضلع ملتان۔ اپنی جائداد منقولہ قیمتی ساعہ روپے کے دسویں حصہ کی وصیت کی۔

(۱۱۹۴) مسماۃ میمونہ بیگم زوجہ ماسٹر علی محمد قوم قریشی ساکن قادیان ضلع گورداسپور۔ اپنی جائداد منقولہ مہر مبلغ للعہ روپے کے دسویں حصہ کی وصیت کی۔

(۱۱۹۵) مسماۃ رحیم النساء زوجہ حافظ احمد اللہ خان قوم شیخ ساکن حال مقیم قادیان۔ اپنا بقیہ مہر از قسم زیور قیمتی عہ کے دسویں حصہ کی وصیت کی۔

(۱۱۹۶) غلام حسین ولد کرم بخش قوم خوجہ جانگلہ جسیال ساکن رتاس ضلع جہلم۔ اپنی جائداد منقولہ و غیر منقولہ قیمتی ماعہ روپیہ کے دسویں حصہ کی